مفتی اکبر رحمٰن حقانی

دارالعلوم خیر المدارس مردان

حضرت شیخؒ کی درسگاہ میں

کہاں گئے وہ رونق مسند درس حدیث، میر کاروان، بزم علم وادب کے صدر نشین جو بزم علم وادب کو ویران چھوڑ گئے۔ خطابت کا ولولہ اور جذبہ اب ہم کہاں دیکھیں گے سنیں گے۔ حدیث وتفسیر کا درس اور علمی نکات بکھیرنے والا اب ہم نہیں دیکھ سکیں گے۔ وہ سیاح عرب وعجم اب ہم کو نظر نہیں آئے گا۔ مرکز رشد وہدایت دارالعلوم حقانیہ کے درالحدیث میں وہ بانگ بلالی اور نعرہ مستانہ اب نہیں سنایا جائے گا۔ وہ بلند آواز میں حدثنا و اخبرنا کے ترانے اب ہم نہیں سنیں گے۔ اپنے محبوب ومشفق استاذ محدث کبیر مولانا عبدالحقؒ کے تذکرے، علمی لطائف اور علمائے دیوبند کے عشق ومحبت سے بھرے واقعات اب کہاں ملیں گے۔ عرب وعجم کے مختلف واقعات مجاھدین اسلام کے تذکرے، جہادی زمزمے اب ہمارے کانوں میں نہیں پڑیں گے اور بقول شاعر ......

یک نعرہ مستانہ زجائے نہ شنیدم
ویران شود آ شہر کہ می خانہ نہ دارد

یہ قلم کس کے بارے متحرک ہے اور فریاد کر رہا ہے، یہ استادی و استاد العلماء والمحدثین مولانا ڈاکٹر شیخ سید شیر علی شاہ المدنیؒ کا تذکرہ کر رہے ہیں، اور حزن و ملال میں مبتلا ہے۔ کیوں؟ حضرت شیخ طویل علالت کے بعد بروز جمعۃ المبارک عصر کے قریب روح مبارک قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔ ہفتہ کے دن لاکھوں کی تعداد میں علماء، طلباء اور عوام الناس نے جنازہ پڑھا، اور آپؒ مٹی کے چادر اوڑھ کر ابدی نیند سو گئے۔ دارالعلوم حقانیہ کے اساتذہ مشائخ، طلباء اور دیگر ہزار عقیدت مند آپؒ کے حسین چہرے کو کبھی نہیں دیکھے گا......

آسماں اس لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگھبانی کرے

مشکبار زندگی اور موت

حضرت الشیخ کون تھے؟ اس بارے میں کچھ لکھنا کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے، مشک کے بارے میں کچھ وضاحت کرنا اور اسے دکھانا یا چھپانا فضول کام ہے۔ اسکی مہک اور خوشبو سے پوری فضا معطر رہتی ہے

بس یہی حال حضرت الشیخ کا ہے، اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو دنیا میں مشک کی طرح بنایا تھا اور بعد از وفات بھی مشک کی طرح قبر مبارک سے خوشبو آرہی ہے جسے ہزاروں علماء وطلباء نے مشاہدہ کیا۔

کار زلف تست مشک افشانی اما عاشقان
مصلحت را تہمت بر آہوئے چین بستہ اند

عبقری شخصیت

حضرت الشیخ عالم اسلام کی عبقری شخصیت تھے، پون صدی سے علمی، تدریسی، جہادی تصنیفی خدمات میں مصروف تھے۔

محدث کبیر حضرت الشیخؒ دارالعلوم حقانیہ کے قابل فخر فرزند اور روح رواں تھے، آپ نے پون صدی دارالعلوم میں گزاری تحصیل علم سے لے کر اسکی اشاعت تک یہاں کے رہے، تا آنکہ موت کا پیالہ یہاں پر پی لیا۔

آپؒ کوئی عام آدمی اور عام عالم نہیں تھے، بلکہ دنیائے اسلام کے مشہور شخصیت تھے۔عرب وعجم میں اللہ نے بے حد مقبولیت عطاء فرمایا تھا۔ مکہ اور مدینہ کے فضاوں میں بھی رہنے کی سعادت حاصل تھی۔ اسی طرح دیگر کئی ممالک کے اسفار کئے تھے جو علمی اور تبلیغی اسفار تھے۔ دنیاوی اعتبار سے بھی صاحب ثروت اور دولت تھے لیکن علمی دولت سے مالامال ہونے کی وجہ سے دنیوی جاہ وجلال کو کوئی وقعت نہیں دیتے تھے۔ زندگی زاہدانہ تھی اور اس شعر کے مصداق تھے......

سعدیا شیراز یا نام بس ست
خانہ را دیدم ھمہ خار و خس ست

عربیت پر بے مثال عبور

حضرت الشیخؒ کو اللہ تعالیٰ نے عربیت میں بے پناہ مہارت دی تھی عربی میں بے تکلف تقریر وتحریر کا ملکہ حاصل تھا۔ اسی طرح روانی سے عربی میں تقریر فرماتے تھے کہ ایک عربی النسل اور آپؒ کے درمیان فرق کرنا مشکل ہوتا۔ ایک دفعہ عرب مہمان آئے جن میں سفیر اور کئی وزراء تھے۔ چونکہ دارالعلوم حقانیہ ایک بین الاقوامی یونیورسٹی ہے، یہاں پر ملک وبیرون سے ہر قسم کے مہمان تشریف لاتے ہیں (اللھم زد فزد) تو جب وہ عرب مہمان آئے تو دارالحدیث میں ان کے لئے جلسے کا پروگرام بنایا گیا، پہلے شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ نے فصیح عربی میں تقریر کی اور مہمانوں کا خیر مقدم کیا، اس کے بعد حضرت الشیخؒ کو تقریر کیلئے دعوت دی گئی، فصیح وبلیغ عربی میں ایسے موثر انداز میں تقریر کی کہ وہ سب عرب مہمان حضرت الشیخؒ کی طرف بار بار دیکھتے رہے اور لطف اندوز ہوتے رہے اور حضرت

الشیخؒ کے بیان سے اس وقت کے عرب وزیر خارجہ پر اتنا اثر ہوا کہ چہرے پر بشاشت واضح ہوتا رہا، بعد میں جب عرب وزیر خارجہ تقریر کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تو اپنے تقریر میں حضرت الشیخؒ کا بار بار حوالہ دیتے رہے۔

درس اصول حدیث

ہفتہ میں ایک دن بروز جمعرات علم اصول حدیث پر سیر حاصل بحث فرماتے، یہ سلسلہ چند جمعرات تک جاری رہتا اس درس کا افتتاح اس طرح فرمایا علم حدیث ایک مبارک علم ہے اور محدثین کو بھی اللہ تعالی نے بے انتہا عزت عطاء فرمائی ہے۔ محدثین کے چہرے چمکتے ہیں، مولانا نصیر الدین غورغوشتویؒ، مولانا عبد الحقؒ، مولانا محمد زکریاؒ، مولانا عبد اللہ درخواستیؒ، مولانا محمد یوسف بنوریؒ، مولانا عبد الرحمٰن کاملپوریؒ یہ سب اکابر میں نے دیکھے ہیں اور ان سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ ان کے چہروں پر انوار و برکات ہوتے تھے، مولانا عبد الحقؒ جب وفات ہوئے تو چھرہ مبارک ایسا نظر آرہا تھا گویا محوخواب ہے۔

علم حدیث کے استاد کے لئے آداب

محدثین عظام فرماتے ہیں کہ استاد حدیث کے لئے چند آداب ہیں، جو درجہ ذیل ہیں۔

(۱) جب شیخ چالیس سال کے ہوجائے تو مسند حدیث پر بیٹھ جائے، اس وجہ سے کہ اتنی عمر میں آدمی کا عقل مضبوط ہوتا ہے۔ البتہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ شرط اس عالم کے حق میں ہے جو علم میں کمزور ہو، اور اگر علم میں پختہ ہوتو اگر چالیس سال پورا ہونے سے پہلے مسند حدیث پر بیٹھ جائے تو ٹھیک ہے، امام مالکؒ، امام شافعیؒ نے نوجوانی میں درس حدیث شروع کیا تھا۔ (۲) جب علاقہ میں دوسرا محدث موجود ہو اور علم وعمر میں زیادہ ہو، تو چاہئے کہ کوئی دوسرا درس حدیث شروع نہ کرے اور طلباء وہاں پر بھیجے۔ (۳) آج کل مدارس میں شیوخ حدیث زیادہ ہوتے ہیں، سب کی رعایت ضروری ہے۔ اور جب مدرسہ نہ ہو تو جو محدث اعلم ہو اس کی رعایت ضروری ہے (۴) اگر طالب العلم مخلص نہ ہو تو درس سے خارج نہ کرے بلکہ حدیث کا اثر اس پر ہوگا، خود بخود مخلص ہو بنے گا۔ (۵) محدث درس دینے سے پہلے وضوء کرے، اور اگر غسل کرے تو بہتر ہیں۔ (۶) طلباء علوم دینیہ سے محبت کرے (۷) عبارت واضح اور آہستہ پڑھے (۸) درس حدیث شروع کرنے سے پہلے تلاوت کی جائے (۹) اونچی جگہ پر استاد بیٹھ جائے، تاکہ سب طلباء کو نظر آئے جیسا کہ یہاں دار العلوم حقانیہ کے دار الحدیث میں انتظام ہے۔ (۱۰) دیگر اکابر محدثین کا تذکرہ ادب واحترام سے کرے۔ تلک عشرۃ کاملۃ

طالب حدیث کے لئے آداب

علم حدیث کے طالب العلم کے آداب بھی بیان کئے وہ بھی حضرت الشیخؒ نے بہت زیادہ آداب وشرائط بیان فرمائے تھے، ان میں سے دس ۱۰ آداب پر اکتفاء کروں گا تا کہ طابق النعل بالنعل ہو جائے۔

(۱) دورہ حدیث کا طالب العلم عمل کی نیت سے شریک ہو، اور یہ نیت کرے کہ سیکھ کر دوسروں کو پہنچاؤں گا(۲) رضاء حق کا طالب ہو(۳) صبح وشام یہ دعا کرے کہ اے مرے مولی مرے لئے یہ سارے علوم آسان بنادے (۴) اچھے اخلاق رکھے (۵) عبث باتیں نہ کریں اور اسباق کے یاد کرنے میں وقت گزارے۔(۶) صحیح موحد عالم سے حدیث پڑھے، مبتدع یا شرکیہ عقیدہ رکھنے والے سے نہ پڑھے، مثلا کوئی علم غیب للرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ رکھتا ہو، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مختار کل مانتا ہو، یا شیعہ رافضی ہو۔ (۷) استاد کا ادب واحترام کرے (۸) احادیث کو زبانی یاد کرنے کی کوشش کرے۔ (۹) تکالیف اگر آئے تو برداشت کرے یہ سلف کی سنت ہے۔(۱۰) اساتذہ سے مشورہ لیں۔

اکابر علماء کے واقعات وارشادات

حضرت الشیخؒ دوران درس طلباء کو ترغیب دینے کے طور پر اور اپنے اکابر سے جوڑنے کیلئے علماء ومشائخ کے واقعات ارشادات سنایا کرتے تھے۔اس سلسلے میں چند واقعات پیش خدمت ہیں۔(۱) فرمایا: شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ جب وفات ہوئے تو میں کراچی میں تھا میں نے اس وقت ایک مرثیہ پڑھا جس کا پہلا شعر یہ تھا۔

نعی المذیاع عن دلھی بنعی　　　　تقلقل منه افئدة الرجال

مولانا ابوالکلام آزادؒ اور سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا واقعہ

ایک دفعہ حضرت شاہ جی بخاریؒ مولانا آزاد کے مہمان ہوئے، مولانا آزادؒ چائے بہت مزیدار بنایا کرتے تھے تو شاہ جیؒ کے لئے چائے تیار کی اسکے بعد فرمایا کہ مزیدار ہے؟ شاہ جی نے فرمایا کہ مزیدار ہے لیکن: مولانا آزادؒ نے فرمایا کہ لیکن کا کیا مطلب؟ شاہ جی نے فرمایا کہ مزعفر نہیں ہے۔مولانا آزادؒ نے زعفران ڈال دئے ،اسکے بعد شاہ جیؒ نے فرمایا کہ اب مزیدار ہوئی۔

محدث کبیر مولانا عبد الحقؒ

حضرت الشیخؒ تو اکثر و بیشتر آپؒ کے واقعات سنایا کرتے تھے۔فرمایا کہ مولانا صاحبؒ جب وفات ہوئے تو میں کراچی میں تھا، جنازے کے لئے آ پہنچا۔مرے ساتھ کراچی سے علماء بہت آئے تھے مولانا صاحبؒ کا چہرہ وفات کے بعد ایسا نظر آرہا تھا۔گویا کہ محوخواب ہو۔ جنازہ پڑھنے کے وقت پرندے آئے تھے اور جھنڈ کے جھنڈ اوپر سائبان کی طرح تھے۔چہرہ چمک رہا تھا۔

مولانا غلام غوث ہزارویؒ

تحریک ختم نبوت کے عظیم مجاہد تھے۔آپؒ نے بڑی تحریک چلائی۔آپؒ کے ساتھ تحریک میں مولانا نصیر

الدین غورغشتویؒ اور مولانا احمد علی لاہوریؒ بھی تھے۔ مولانا ہزارویؒ نے اپنا واقعہ خود بیان فرمایا تھا۔ کہ تحریک کے سلسلے میں میرے خلاف حکومت کی طرف سے بہت وارنٹ جاری ہوئے۔ میں روپوش ہوا اور ایک جنگل میں تھا کہ شام ہوگئی۔ میں نے دیکھا کہ سب پرندے بچوں سمیت اپنے اپنے گھونسلوں کی طرف روانہ ہوئے، یہ دیکھ کر مجھ کو بھی اپنا گھر اور بچے یاد آئے۔ نماز عشاء پڑھکر اسی سوچ و پریشانی میں سو گیا۔ صبح سویرے اٹھ کر دیکھا تو میرے ارد گرد تین چار سانپ موجود تھے۔ جب ادھر ادھر یہ دیکھے تو وہ مجھ سے آہستہ آہستہ روانہ ہوئے۔ حضرت الشیخؒ نے جب یہ واقعہ سنایا تو بہت روئے اور پورا درالحدیث ماتم کناں ہوا اور حضرت الشیخؒ نے فرمایا کہ یہ سانپ اللہ تعالی نے آپؒ کی حفاظت کے لئے مقرر کئے تھے۔

مبلغ اسلام مولانا سعید احمد خان

مولانا سعید احمد خان نے عرب ممالک میں بہت کام کیا تھا۔ ایک مرتبہ میں آپ کی مجلس میں بیٹھا تھا۔ کہ ایک ڈاکٹر آیا۔ اس کے ساتھ ایک بچہ تھا، تقریبا ٦ چھ سال کا تھا۔ اور بہت ادب سے بیٹھا تھا۔ مولانا صاحبؒ ان سے بہت پیار کرتے تھے۔ بچہ بہت سنجیدہ انداز میں بیٹھا تھا۔ مولانا سعید خانؒ نے اس ڈاکٹر سے فرمایا کہ یہ بچہ اتنا با ادب ہے گویا کہ حضرت حکیم الامت تھانویؒ کا مرید ہو۔

مولانا لطف اللہ جہانگیرویؒ

مولانا لطف اللہ صاحبؒ یہاں جہانگیرہ کے سب سے بڑے عالم تھے۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد تھے اور مولانا محمد یوسف بنوریؒ کے ساتھی اور معتمد خاص تھے۔ جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاون کے اولین اساتذہ میں تھے۔ اور تاسیس میں حضرت بنوریؒ کے ساتھ شریک تھے۔ ایک مرتبہ مولانا لطف اللہ صاحبؒ کے یہاں دہلی سے مہمان آئے تھے تو مہمانوں کو قضاء حاجت پیش آئی۔ مولانا ان کو لے گئے، وہ مہمان فلش کے عادی تھے اس لئے کھیت جانے کو پسند نہ کیا۔ مولانا نے ان کے لئے پردوں سے فلش کی طرح جگہ بنائی اور دو اینٹ ادھر ادھر رکھیں اور فلش کے کموڈ کی طرح جگہ بنایا اور پھر مہمانوں سے کہا کہ جاؤ، قضاء حاجت کرو۔ پس وہ مہمان قضاء حاجت کو گئے۔

مولانا عبد الغفور صاحبؒ

مولانا عبد الغفورؒ سوات کے باشندہ تھے۔ مفتی کفایت اللہ صاحبؒ کے شاگرد تھے۔ اور یہاں دارالعلوم میں استاد تھے۔ صدر مدرس کے عہدے پر تھے۔ ایک دفعہ مولانا عبد الحقؒ کے مسجد میں نماز کسوف پڑھایا۔ پہلی رکعت میں سورۃ ال عمران پڑھا۔ مولانا عبد الحقؒ ان کا بہت احترام فرماتے تھے۔ وہ بھی حضرت مولانا کے حد درجہ احترام فرماتے تھے۔ مولانا عبد الغفورؒ بہت سادہ آدمی تھے۔ ان کا ایک واسکٹ تھا۔ صرف عید کے دن پہن لیا کرتے تھے اور یا جب کوئی مہمان آجاتا۔

مولانا محمد الیاس اوران کی دعوت

یہاں دارالعلوم میں مولانا عبدالغنی صاحبؒ ہمارے استاد تھے قدیم اساتذہ میں سے تھے۔مولانا صاحب نے فرمایا کہ جب ہم دیوبند میں پڑھتے تھے تو ایک مرتبہ میوات مولانا محمد الیاسؒ کی ملاقات کے لئے گئے۔مولانا نے ہمیں تبلیغی کام جماعت میں جانے کی دعوت دی لیکن ہم پر اثر نہ ہوا۔ وہ اٹھ کر چلے گئے لیکن کچھ دیر واپس آ گئے اور پھر باتیں شروع کیں اور دعوت دی ۔ ہم پر بڑا اثر ہوا۔ ہمارے استاد مولانا عبدالغنیؒ نے فرمایا کہ مولانا الیاس صاحبؒ جب ہم سے اٹھ کر چلے گئے میرے خیال میں یہ اٹھ کر صلوۃ الحاجت پڑھنے گئے تھے۔صلوۃ حاجت کی بہت برکات ہیں۔ ابراھیمؑ کی بی بی حضرت سارہ کو جب بادشاہ نے گرفتار کیا تو حضرت ابراھیمؑ نے صلوۃ حاجت پڑھی تو بی بی بادشاہ کے پنجے سے نکل گئی۔

شیخ عبدالعزیز ابن عبداللہ ابن بازؒ

یہ سعودی کے مفتی اعظم تھے انکے ساتھ اور بھی مفتیان تھے اور آپکے سرپرستی میں کام کرتے تھے۔آپکے پاس مہر تھا جو انگوٹھی کی طرح بنا ہوا تھا۔رومال میں باندھ کر جیب میں رکھتے تھے۔جیب سے مہر نکال کر فتوی پر لگاتے تھے اور عجیب بات یہ ہے کہ خود اندھے تھے۔میرے استاد تھے اور مسلکا سلفی تھے لیکن امام ابوحنیفہؒ کا بے حد احترام کرتے تھے۔اکثر درس میں ان کے واقعات سنایا کرتے تھے۔ایک دفعہ جامعہ اسلامیہ کے بورڈ پر کسی نے امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں نازیبا کلمات لکھ دیے۔ میں اس وقت وہاں پڑھتا تھا۔ میں نے یہ دیکھ کر پورے جامعہ میں احتجاج کیا اور سب طلباء کو اس بارے میں ابھارا۔اور شیخ کی خدمت میں گیا اور ان کو یہ واقعہ سنایا تو وہ یہ سن کر رو پڑے اور فرمایا کہ امام ابوحنیفہؒ تو بہت عظیم شخصیت تھے۔محدث اور فقیہ تھے۔اور پھر ایمرجنسی گھنٹی بجائی اور پورے جامعہ کے طلباء کو جمع کر کے امام ابوحنیفہؒ کے مناقب وفضائل اور کمالات علمی پر ایک گھنٹہ یا سوا گھنٹہ تقریر کیا۔

لطائف وظرائف

جس طرح کہ پہلے وضاحت ہوئی ،حضرت الشیخؒ درس میں بطور خوش طبعی کے لطائف وظرائف سنایا کرتے تھے ان میں سے اس طرح کے چند پیش خدمت ہیں۔

(۱) سعودی میں ایک بڑھئی (carpanter) تھا۔غار میں بیٹھا تھا۔ میں نے اسے کہا یہ کیا ہے؟ کہنے لگا و ثمود الذین جابوا الصخر بالواد پھر میں نے پوچھا زوجتك حية ؟ کہا حية كحية تسعى میں نے پھر پوچھا یہ کس طرح ہے؟ یعنی بیوی کے بارے میں كحية تسعى کہنے کا کیا مطلب ہے؟ کہا: جب میں گھر پہ والدہ کے لئے کچھ لاتا ہوں تو یہ کہتی ہے کہ میرے لئے بھی لائے اور مجھے تنگ کرتی ہے۔

(۲) حضرت قتادہؒ سے کسی نے پوچھا کہ شیطان کی اولاد تھی؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: کہ میں شیطان کی شادی میں شریک نہیں تھا کہ مجھے پتہ ہو۔

(۳) میرا ساتھی تھا، یہاں دارالعلوم میں ہم پڑھتے تھے۔ جب رجب کے مہینے میں دارالعلوم کے لئے چندہ کے سلسلے میں ہم لاہور گئے۔ جب بس میں سوار ہوئے تو بس میں لکھا تھا کہ چلتے گاڑی میں پانی کا انتظام موجود ہے تو میرے ساتھی نے کنڈکٹر سے کہا کہ اس مکتوب کا مصداق خارج میں موجود ہے؟ کنڈیکٹر حیران ہوا کہ یہ کیا کہتا ہے؟ اور یہ بار بار اپنا جملہ دہراتا تھا۔ آخر کنڈیکٹر کو غصہ آیا۔ میں نے کہا کہ یہ پانی مانگتا ہے۔

قاضی کا واقعہ

ایک قاضی بازار میں گئے تھے وہاں ایک پاگل کو دیکھا اس کی داڑھی گھنی تھی اور قاضی کی داڑھی خفیف تھی۔ قاضی صاحب نے دیکھ کر کہا کہ ذو لحیة کثة پاگل نے فورا جواب دیاو الذی خبث لا یخرج الا نکدا

ایک منطقی کا واقعہ

ایک منطقی عالم تھے کھانا کھا رہے تھے سامنے سے دوسرا منطقی گزرا سلام کیا تو اس نے دوسرے کو کہا۔ کہ کھانا کھاو دوسرے نے کہا نہیں کھاتا ہوں پھر بعد میں پشیمان ہوا کہ اگر دوبارہ دعوت دے تو ضرور کھاؤں گا بھوکا تھا۔ اس نے دعوت نہیں دی تو خود پوچھا کہ یہ کھانا کیسا ہے؟ اور سوچ لیا اگر کہے کہ گرم ہے تو شریک ہوں گا کہ بہت اچھا ہے اور یہ کہے کہ ٹھنڈا ہے تو پھر بھی شریک ہوں گا تو پوچھا کہ یہ کھانا کیسا ہے تو پہلے منطقی نے بھی سوچا کہ اگر کہوں کہ گرم ہے یہ آئے گا اور اگر کہوں کہ سرد ہے تو بھی آئے گا لہٰذا جواب میں کہا کہ کھانا ہے لیکن نہ گرم ہے اور نہ سرد، تو دوسرا فورا آکر بیٹھ گیا کہ پھر کیا ہے؟ کہ نہ گرم ہے اور نہ سرد اور کھانے میں شریک ہو کر خوب سیر ہوئے۔

مالدار اور غریب کے بیٹوں کا واقعہ

ایک بادشاہ کا بیٹا تھا اور دوسرا غریب کسان کا۔ دونوں میں دوستی تھی ایک دن بادشاہ کے بیٹے نے کہا کہ مرے باپ کا قبر مزیدار ہے قیمتی پتھر ہے۔ سنگ مرمر سے بنی ہوئی ہے مضبوط بھی ہے۔ اور تمھارے باپ کی قبر کچی اینٹ اور مٹی سے بنا ہے، تو غریب کے بیٹے نے کہا کہ جب قیامت کا دن آجائے تو میرا باپ ایک پاؤں سے قبر کا ایک طرف مارے گا اور دوسرا پاؤں سے دوسری طرف اور آزادی سے نکلے گا اور تمہارا باپ ایڑی چوٹی کا زور لگا کر کچھ نہیں کر سکے گا اور اندر زمین میں رہ جائے گا۔

امام ابوحنیفہ سے عشق

یہاں دارالعلوم میں ہمارا استاد تھا مولانا عبدالغفورؒ وہ اس حدیث کو جب بیان کرتے تھے جف القلم

بما انت لاق تو اس کے بعد فرماتے و من شك فيه فهو زن طلاق حضرت الشیخؒ امام ابوحنیفہؒ کے عاشق زار تھے، اکثر درس میں انکے حالات بیان کرتے تھے فرمایا امام ابوحنیفہؒ بڑے محدث اور فقیہ تھے۔ میں مسجد حرام میں تھا چند ساتھیوں کے ساتھ کتاب الفقه على المذاهب الاربعه تھی اس میں لکھا تھا کہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وضو ء على الوضوء کی صورت میں مستعمل پانی نجس ہے۔ ساتھیوں نے کہا کہ لا نفهم بقول ابی حنیفہؒ میں نے کہا کہ اس سے گناہ زائل ہوتے ہیں اس وجہ سے امام ابوحنیفہؒ اس کو نجس کہتے ہیں ۔آج کل لوگ یہ تاثر دیتے ہیں کہ آپؒ احادیث پر عمل نہیں کرتے تھے۔ آپ کو فقط سترہ احادیث یاد تھے۔ حاشا وکلا علامہ محمود آلوسیؒ بہت بڑے عالم تھے۔ روح المعانی ان کی علمی شاہکار رہے، پہلے شافعی المسلک تھے بعد میں حنفی ہوئے اور فرمایا کہ میں نے حنفی مذہب کے دلائل مضبوط پائے اس وجہ سے حنفی ہوا۔

بعض علمی نکات

علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے لکھا ہے کہ میں نے خشوع کے بارے میں بہت ساری کتب کا مطالعہ کیا ہے ۔ کہ اس کا حکم کیا ہے۔ تب میں نے الاختيار لتعليل المختار میں دیکھا کہ مستحب ہے اور علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے لکھا ہے کہ نماز میں حسن قبول کیلئے خشوع شرط ہے۔

اعضاء وضوء دھونے کی حکمت

وضوء میں ہاتھ اور بازو اور چہرے کا دھونا ہوتا ہے۔ حکمت یہ ہے ۔کہ انسان میں دو قوتیں ہے (۱) قوت علمی (۲) قوت عملی، قوت علمی سر میں ہے اسلئے وہاں پر تکلیف دھونے کا نہیں ۔قوت علمی کی عظمت کے خاطر معاف ہے بلکہ مسح کرنا ہوگا۔ ہاتھ میں قوت عملی ہے سارے بدن کے لئے بمنزلہ خادم کے ہے اس کا دھونا ضروری ہے اور چہرے میں دونوں قوتیں ہیں اس میں بھی دھونا ہے کیونکہ اس کا مرتبہ سر سے کم ہے اور ہاتھوں سے زیادہ ہے۔

نوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نیند ناقض وضوء نہیں تھا جیسا کہ الفیہ میں ہے

نوم النبی عند الامام الاعظم
لاینقض الوضوء حتما فاعلم

عیسائی کا واقعہ

.ایک دفعہ میں جا رہا تھا۔ تو سامنے عیسائی آیا۔ اور کہا کہ یہ جھوٹ ہے کہ عیسی ابن اللہ ہے بلکہ وہ عبد من عباد اللہ ہے ایسے عیسائی بہت کم ہوتے ہیں، اور آج کل بالکل نہیں ہے۔

مدینہ یونیورسٹی کے واقعات

ایک دفعہ مجھ پر وہاں غیر مقلد نے اعتراض کیا کہ تمھاری فقہ میں امامت کے شرائط میں لکھا ہے کہ احسن وجھا و احسن زوجۃ و اعظم ذکرا میں نے جواب دیا کہ احسن وجھا سے مراد سیماھم فی وجوھھم ہے یعنی نورانی شخص ہو اور احسن زوجۃ سے مراد یہ ہے کہ عام طور پر محلّہ کی عورتیں امام کی گھر جاتی ہے تو اس طرح پتہ چلتا ہے اور اعظم ذکرا یہ ذکر نہیں بلکہ ذکر (بکسر الذال) ہے۔ یعنی زیادہ ذکر کرنے والا ہو۔

حضرت الشیخؒ کا عشق رسولؐ

میں ایک دفعہ مدینہ منورہ میں تھا۔ پہاڑ پر چڑھ گیا اور ان مقامات کو تلاش کر رہا تھا۔ جہاں پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم مبارک رکھے تھے۔ راستے میں ایک بوڑھا مل گیا۔ میں نے اس کے ساتھ عربی میں بات شروع کی۔ اسکے ساتھ بیوی بھی تھی۔ اس نے کہا کہ عجمی ہے اور اس طرح فصیح عربی میں باتیں کرتا ہے۔ میں نے ان کو قرآن بھی سنایا اور اسکے بعد قصیدہ امرءالقیس و دیگر سنائے۔ بہت خوش ہوئے اور کہا کہ اور سناؤ۔

مدینہ منورہ میں مزدوری

میں نے مدینہ منورہ میں مزدوری بھی کی ہے۔ ایک دفعہ چھ دن پے در پے کنویں میں مزدوری کی مالک نے بتایا کہ رات کو بھی کام کریں۔ دن کے وقت پولیس کا خطرہ ہے۔ جب کنویں میں پانی آیا تو ہم کو انعام دیا۔

سعودی میں ترجمانی

سعودی عرب میں قضاۃ ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ مختلف زبان والے ترجمان ہوتے ہیں۔ میں نے بھی وہاں ترجمانی کی ہے۔

مدینہ میں حضرت اقدس خواجہ صاحبؒ کی تشریف آوری

میں مدینہ منورہ میں تھا کہ حضرت خواجہ خان محمد صاحبؒ تشریف لائے کہ پاکستان میں ختم نبوت کا جلسہ کر رہا ہوں ارادہ ہے کہ یہاں حرم کا امام اس جلسے میں مدعو کرو آپ انہیں دعوت دیں۔ میں نے کہا کہ پہلے وکیل سے رابطہ کرینگے۔ تب اسکے ہاں گئے میں نے حضرت خواجہؒ کا تعارف کرایا۔ اس نے کہا کہ ضرور امام حرم شرکت کرے گا۔

حنفیت کا پکا رنگ

بندہ نے دوران درس استاد محترم شیخ الحدیث مولانا عبدالحلیم دیروی عرف دیر باباجی سے یہ بات سنی تھی کہ مفتی اعظم مفتی محمد فرید صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کو جو بھی جائے وہاں پر سلفیت کا رنگ

چڑھ جاتا ہے۔ ماسوائے دو علماء کے ایک مولانا شیر علی شاہ المدنیؒ صاحب اور دوسرے مولانا محمد حسن جان المدنی الشھیدؒ۔ یہ دونوں علماء تبحرین گئے تھے۔اسی لئے اپنے علم و تحقیق کی بناء پر وہاں حنفیت کا دفاع کرتے رہے۔

مسلک دیوبند پر تصلب

حضرت الشیخؒ حضرت شیخ الحدیثؒ کے جانشین اور علمائے دیوبند کے عاشق زار اور انکے مسلک و مشرب پر سختی سے کاربند تھے۔اس وجہ سے اکابر دیوبند کا مسلک اعتدال ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔اس سلسلے میں چند افادات پیش خدمت ہیں۔

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کریمؐ اپنے قبر اطہر میں زندہ ہے۔ اس وجہ سے روضہ پاک کے سامنے درود پڑھنا چاہئے۔حضورؐ خود سنتے ہیں حدیث میں آیا ہے: من صلی علی عند قبری سمعته و من صلی علی نائیا ابلغته (الحدیث)اور دوسری حدیث ما من مسلم یسلم علی الا و رد الله علی روحی الخ ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ سنتے ہیں۔لیکن آہستہ پڑھنا چاہئے زور سے پڑھنا بے ادبی ہے محمد ابن ابوبکر نے فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب بعد الوفات بھی اس طرح ہے جیسا کہ حیات میں تھا۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر اطہر میں زندہ ہے۔بعض بے ادب وہاں زور سے درود شریف پڑھتے ہیں۔ یہاں پر بھی بریلوی حضرات آذان سے پہلے درود شریف پڑھتے ہیں۔ جو ثابت نہیں۔حضرت بلالؓ نے نہیں پڑھا ہے۔ بہر حال میں یہ کہہ رہا تھا کہ بے ادبی سے بچو۔

سماع الموتی

سماع موتی کے متعلق اختلاف ہے،عبد اللہ ابن عمرؓ اور انکے والد محترم قائل بہ سماع ہیں اور حضرت عائشہؓ انکار کرتی ہے۔تو یہ مسئلہ صحابہ کے درمیان اختلافی ہے۔اور امام ابوحنیفہؒ سے اس بارے میں کچھ منقول نہیں۔فقہ کی کتابوں میں کتاب الایمان میں یمین کے مسئلے سے جو استدلال کیا جاتا ہے۔یمین کا مسئلہ یہ ہے کہ کسی شخص نے کہاوالله لا اکلم فلانا فکلمه بعد موته لا یحنث تو اس سے نفی سماع لازم نہیں آتی۔اس وجہ سے کہ قسموں کا دارومدار عرف پر ہے۔علماء دیوبند میں قطب الارشاد حضرت گنگوہیؒ سماع الموتی کے قائل تھے۔اور حضرت گنگوہیؒ السلام علیکم یا اھل القبور سے استدلال کرتے تھے کہ یہاں پر خطاب ہے اور خطاب ان کو ہوتا ہے جو سنتے ہو۔اس طرح حدیث قلیب بدر اور انه یسمع قرع نعالھم سے استدلال کیا ہے۔امام بخاریؒ بھی سماع موتی کے قائل تھے۔شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اقتضاء الصراط المستقیم میں لکھا ہے۔و سماع الاموات من الاحیاء حق تو اس مسئلہ میں تشدد کرنا مناسب نہیں۔اگر دلائل کے بنیاد پر ۲ دو علماء آپس میں اختلاف کرے تو منع نہیں ہے۔

لیکن ایک دوسرے کو کافر ومشرک نہ کئے۔نواب صدیق حسن خان نے بھی لکھا ہے ان جمیع الاموات من المومنین لیسمعون علامہ آلوسیؒ نے روح المعانی میں لکھا ہے ان السماع ثابت فی الجملة

مدینہ منورہ میں زیارتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

شیخ ابن تیمیہؒ اور ان کے شاگرد علامہ ابن قیمؒ زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہے۔اور اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں لا تشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد تو مدینۃ کو بھی روضہ کی نیت سے سفر کرنا منع ہے بلکہ مسجد نبوی کی نیت کرے اور پھر روضہ کو جائے تو ٹھیک ہے لیکن بقصد الزیارة الی روضة النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم سفر نہ کرے۔جمہور علماء فرماتے ہیں کہ روضہ مطہرہ کی نیت سے مستقل سفر کرنا جائز بلکہ مندوب ہے اور مذکورہ حدیث میں مستثنٰی منہ محذوف ہے۔ای لا تشد الرحال من المساجد الا الی المساجد الثلاثه اسی طرح شیخ ابن تیمیہؒ عام اموات کے قبور کی زیارت کو بھی منع کرتے ہیں لیکن شیخ کا قول مرجوح ہے البتہ عورتوں کو زیارۃ القبور سے منع کرنا چاہئے اس وجہ سے کہ بدعات کرتی ہیں۔

اس کے علاوہ شرکیات و بدعات کے رد میں حضرت الشیخؒ سیف بے نیام تھے۔عید میلاد، عرس وغیرہ کا رد فرماتے تھے۔جو میرے عجالہ نافعہ میں محفوظ ہے عنقریب منظر عام پر آئے گا۔اور اس سلسلے میں علماء دیوبند کے مسلک ومشرب کے پابند تھے۔اور اس شعر پر عمل پیرا تھے۔

اقوال نبی پھول ہیں بدعات ہیں کانٹے
ہم پھولوں کو کانٹوں سے جدا کرتے رہیں گے

پسندیدہ کتابیں

حضرت الشیخؒ طلباء کو مطالعہ اور کتابوں کی ترغیب بھی دیتے تھے۔کہ کتابیں خریدو۔بعض کتابوں کے نام درجہ ذیل ہیں۔اس کے علاوہ اور بہت سے کتب کا تذکرہ کیا ہے۔یہ مشت نمونہ خروار ہے۔

(۱) الرسالۃ المستطر فہ (۲) تدریب الراوی (۳) شرح التقریب للسیوطیؒ (۴) فتح المغیث (۵) مقدمہ ابن الصلاح (۶) الباعث الحثیث (۷) قواعد التحدیث (۸) کشف النقاب عما یقولہ الترمذی وفی الباب (ڈاکٹر حبیب اللہ مختار) (۹) جمع الفوائد (۱۰) تقریب التہذیب (۱۱) تہذیب التہذیب (۱۲) تہذیب الکمال (۱۳) آیات الرحمٰن فی جہاد افغانستان، افغانستان کے شہداء کے متعلق ہے۔انکی کرامات ذکر ہوئے ہیں۔(۱۴) احکام القرآن لابی بکر جصاص (۱۵) الادب المفرد لامام البخاریؒ (۱۶) انوار القرآن ملا علی قاری کی تفسیر ہے (الحمد للہ اب دو سال پہلے شائع ہو چکی ہے پاکستان میں بھی شائع ہوئی ہے۔(۱۷) المغنی لابن قدامہؒ (۱۸) حفظ الاسرار بتعلیم سید الابرار مولانا عبد الباقی حقانیؒ (۱۹) الصحاح للجوہریؒ (۲۰) مستطرف

وظائف وعملیات

امتحان کیلئے باوضوء آنا چاہئے۔اس لئے کہ احادیث اس میں ہوتے ہیں۔اسکا احترام کرنا چاہئے۔اور تفسیر و حدیث کے علاوہ پرچہ ہو تو بھی وضوء کرنا بہتر ہے۔کیونکہ وضوء سلاح المومن ہے پھر دو رکعت نفل پڑھے اور امتحانی ہال میں داخل ہو جاؤ۔جب سوالیہ پرچہ دی جائے تو سوالیہ پرچہ پڑھنے سے پہلے درود شریف پھر تین بار ربی زدنی علما پھر ایک بار رب اشرح لی صدری ....یفقھوا قولی تک پڑھے۔اس کے بعد یہ دعا اللھم یا معلم آدم علمنی و یا مفھم سلیمان فھمنی پھر آخر میں تین بار درود شریف پڑھو۔پھر پرچہ شروع کرے اور شروع کرنے سے پہلے سوالیہ پرچہ مکمل سوالات پڑھے۔جو جواب آپ کو یاد ہو اور اچھی طرح آتا ہو پہلے وہ حل کریں۔نقل مت کرو خوب محنت کرو۔پہلے مضمون بنالو بعد میں لکھنا شروع کرو۔صاف صاف لکھو۔خوشخط اور واضح لکھو۔

ممتحن کے آداب

ممتحن جب پرچہ تقسیم کرتا ہو تو اگلی طرف سے شروع کرے۔پیچھے طرف سے شروع نہ کرے۔یہ بدفالی ہے اور طلباء سے باتیں بھی نہ کریں۔اور کسی کو جواب بھی نہ بتائیں یہ خیانت ہے۔

وسوسہ کا علاج

پہلے اعوذ باللہ پھر معوذتین پڑھے اور بائیں طرف تین دفعہ تھوک مارے اگر وسوسہ وضوء میں آتا ہو تو اس طرح کہو کہ اللہ کے نام پناہ مانگتا ہوں شیطان کے شر سے ہلاک ہو جاو شیطان مری وضوء ٹھیک ہوئی ہے۔

ترقی علم

ہر نماز سے فراغت کے بعد گیارہ مرتبہ رب زدنی علما اور گیارہ مرتبہ رب اشرح لی صدری للّٰہ ...... یفقھوا قولی تک اس کے بعد گیارہ مرتبہ یہ دعا پڑھے اللھم یا معلم آدم علمنی و یا مفھم سلیمان فھمنی

خارش (سپونڑے) کا دم

جس پر خارش ہو یا دانے ہو،تو پہلے انگلی کو لعاب میں آلودہ کرے۔اور مٹی پر رکھے اور پھر دانے یا خارش کی جگہ پر مل کر یہ دعا پڑھے بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا

نظرِ بد کا علاج

حضرت امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ جس پر نظرِ بد لگی ہو تو اس کو اس آیت پر دم کرے۔آیت یہ ہے و ان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارھم لما سمعوا الذکر و یقولون ا نہ لمجنون و ما ھو الا ذکر

للعالمین یا جس نے نظر بد کیا ہو اس کے وضوء کا پانی مریض پر (یعنی جس پر نظر بد لگی ہو) چھڑکا و کریں۔ٹھیک ہو گا یہ دوسرا طریقہ بخاری میں موجود ہے۔

مریض کی عیادت کے وقت دم

جب کسی کی عیادت کیلئے جاؤ تو اس دعا پر مریض کو دم کریں۔ اللھم رب الناس اذھب الباس اشف انت الشافی لا شافی الا انت شفاء لا یغادر سقما (بخاری)

غصہ کے وقت

غصہ کے وقت اعوذ باللہ مکمل پڑھے اور عرب کہتے ہیں کہ صل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم غصہ کے وقت درود شریف پڑھے۔

سنن ابو داود کا راویؒ

سنن ابی داود کے راوی مسدد کے بارے میں محشی نے لکھا ہے کہ یہ کژدم کا دم ہے۔یعنی اگر کژدم کسی کو ڈس مارے تو اس پر دم کرے۔ یا کسی کا بخار ہو۔ پورا نام اس طرح ہے مسدد بن مسرہد بن مجرھد بن مسربل بن مغربل بن معربل بن مطربل بن ارندل بن سرندل بن غرندل بن ماسک بن مستورد الاسدی البصریؒ۔

بیداری کیلئے وظیفہ

سوتے وقت اس طرح کہے کہ مثلا رات کے فلاں بجے بیدار ہوں گا پھر سورۃ کہف کے آخری آیات پڑھے اور اپنے اوپر دم کرے یہ مجرب عمل ہے جس وقت چاہوں گے بیدار ہو گے۔

جمعہ کے دن کا وظیفہ

جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھے یہ افضل ہے اور اسی ۸۰ بار درود شریف پڑھے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش ہوتا ہے جمعہ کے دن قبولیت دعا کا وقت ہوتا ہے۔عصر کے بعد غروب تک زوال کے بعد سے لیکر نماز جمعہ کی فراغت تک ہے، بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ اوقات منتقل ہوتے ہیں۔کبھی ایک وقت ہوتا ہے کبھی دوسرا وقت۔

یہ چند بے ربط و بے ترتیب جملے حضرت الشیخؒ کی روح پر فتوح کی خدمت میں بطور ہدیہ عقیدت پیش کر رہا ہوں۔حضرت الشیخؒ اور دارالعلوم حقانیہ اور خاندان حقانی اور دارالعلوم کے در و دیوار کے متعلق مزید کیا لکھوں اور بتاوں اس شعر پر اکتفاء کرتا ہوں اور تمام حقانی برادری کی خدمت میں یہی التماس ہیں......

دل آرامے کہ داری دل درو بند
دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند